شفقت رسول مرزا

زمیں ہم سے یہ کہتی ہے

زمیں ہم سے یہ کہتی ہے
ہزاروں سال سے
مری آغوش میں ذرے
تاریکی کی چوکھٹ پہ سلگتے ہیں
مگر آکاش سے
کوئی کرنوں کا شاہزادہ
انہیں چھونے نہیں آیا
وہ کالی رات کی ناگن
جسے تم نے
گھروں کی بالکونی میں سلایا ہے
راہوں پہ بٹھایا ہے
اُسی کا زہر ہے جس نے
تمہاری آنکھ کی بینائی
دل کے اُجالے چوس ڈالے ہیں
تمہاری روح کا شیشہ
تمہارے پھول سے رخسار ولب
تمہارا چاند سا ماتھا
ید بیضا
سبھی کے رنگ کالے ہیں
سبھی کے نقش مدھم ہیں
مگر یہ کون سمجھائے؟
تمہیں پاگل
کہ تم اپنے ہنر سے
مری آغوش سے چمٹے سبھی ذرے
ستارے، چاند اور سورج
بنا ڈالو
اسی میں مات ہے شب کی
اسی میں جیت ہے سب کی